ترجمہ: اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَةُ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ

بنام

بخشش کے بہانے

تالیف

الإمام المحدث العلامة

أبو الفضل أحمد بن علی بن محمد بن محمد

بن حجر العسقلانی الشافعی (٧٧٣ھ۔٨٥٢ھ)

ترجمہ و تحشیہ

ڈاکٹر حامد علی علیمی

(فاضل جامعہ علیمیہ و ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ٧٤٠٠٠

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

ترجمہ

اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَةُ لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ

بنام

"بخشش کے بہانے"

تالیف:

الإمام المحدث العلامة أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن حجر

العسقلاني الشافعي (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

ترجمہ و تحقیق

ڈاکٹر حامد علی علیمی

ناشر

جمعیت اِشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: +922132439799

نام کتاب: اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃ لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَأَخِّرَۃ

نام ترجمہ: بخشش کے بہانے

مؤلف: علامہ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: ڈاکٹر حامد علی علیمی

تقدیم: شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (دامت فیوضاتہ العالیۃ)

سنِ اشاعت: رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ / جون ۲۰۱۵ء

سلسلۂ اشاعت: 254

تعدادِ اشاعت: 4500

ناشر: جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: +922132439799

خوشخبری: یہ کتاب اس ویب سائٹ پر بھی ہے:

www.ishaateislam.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

مفتیِ اعظم سندھ مفتی محمد صاحب داد خاں صاحب سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں، جو تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ تشریف لائے اور یہاں صدر مدرس کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ اپنے فتاوی میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی "بہارِ شریعت" سے حوالہ دیا کرتے اور اس کی دو وجوہات بتاتے اول یہ کہ اصل مأخذ کی نشاندہی ہو جائے دوم یہ کہ بہارِ شریعت کا عوام و خواص کی نظر میں "مستند" ہونا معلوم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ان کی تربتِ اطہر پر ہمیشہ رحمت و رضوان کی بارش برسائے، ان کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی وافر حصہ عطا فرمائے۔، آمین۔۔۔!

خوشخبری: جناب پیر طریقت سید زین العابدین شاہ راشدی صاحب حفظہ اللہ نے مفتی محمد صاحب داد خاں حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و خدمات پر ایک ضخیم کتاب تصنیف کرلی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس سعیِ جمیل کو قبول فرمائے۔

نگاہِ کرم کا طالب

ڈاکٹر حامد علی علیمی

Contact: 0321-2937062
hamidali41@gmail.com

فہرستِ مضامین

تقدیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○

ربِ غفار اپنے بندوں کو بخشنا چاہتا ہے، وہ اپنے بندوں کو بخشش کی طرف بلاتا ہے، چنانچہ فرمایا:

سَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ الآیۃ [آلِ عمران ۳: ۱۳۳]

ترجمہ: ”اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آ جائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے“۔

اور فرمایا:

سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَبِّکُمْ الآیۃ [الحدید ۵۷: ۲۱]

ترجمہ: ”بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنّت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ“۔ الآیہ

پھر گُناہوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے، دوسرے وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ حقوق اللہ، اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے تو معاف کر دے چاہے تو نہ کرے، اور حقوق العباد کی معافی کی سبیل یہ ہے کہ بندہ معاف کرے۔ متعدد علماءِ اسلام نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور اس سے متعلق آیات و احادیث کو جمع کیا۔

اُن میں سے ایک رسالہ "اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَأَخِّرَۃ" بھی ہے جو علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے، جسے پہلی بار ہمارے محترم دوست ڈاکٹر حامد علیمی زید مجدہٗ نے اردو زبان میں منتقل کیا اور اس میں وارد نصوص کی تخریج اور اس پر مفید حواشی کا اضافہ کیا اور اسے شائع کرنے کے لئے ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کو پیش کیا۔

مترجم جناب ڈاکٹر حامد علیمی نے اس سے قبل بھی جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے لئے کافی تحریری کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اُن کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) اس رسالہ کو اپنے سلسلہ اشاعت کو 254ویں نمبر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مترجم اور اراکین ادارہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس رسالہ کو عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

نوٹ: جمعیت اشاعت اہلسنّت اس سے قبل بھی اس موضوع پر ایک رسالہ "الذخیرۃ الکثیرۃ فی رجاء المغفرۃ للکبیرۃ" کے عنوان سے علامہ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف کو اردو زبان میں نومبر ۲۰۱۱ء میں شائع کر چکی ہے جس کا ترجمہ جامعۃ النور کے مہتمم حضرت علامہ محمد مختار اشرفی نے کیا اور تخریج علامہ مولانا بلال معروف نے کی تھی۔

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دار الحدیث والافتاء)

مؤلّف کا تعارف ایک نظر میں

نام ونسب: امام حافظ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد کنانی عسقلانی مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ ابن حجر۔

ولادت: آپ کی ولادت ۲۳؍ شعبان المعظم ۷۷۳ھ مصر میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت:

چار سال کی عمر تھی کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، جبکہ والدہ ماجدہ کا انتقال اُس وقت ہوا جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ آپ کی پرورش یتیمی میں ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر زبردست قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی کہ آپ نے سورۂ مریم صرف ایک دن میں زبانی یاد کرلی۔ اس کے بعد اپنے استاد صدر الدین محمد بن محمد بن عبد الرزاق سفطی (متوفیٰ۸۰۸ھ) کی زیرِ نگرانی قرآن کریم پورا حفظ کیا جبکہ علمِ تجوید احمد بن محمد بن علی خیوطی (متوفیٰ۸۰۷ھ) سے حاصل کیا۔ اس کے بعد ادب وتاریخ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے متعلق علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔ مکہ مکرمہ میں ۷۸۵ھ میں شیخ عفیف الدین عبد اللہ بن محمد نیشاپوری سے سماعِ بخاری کیا۔ اس کے علاوہ دیگر شیوخ سے بھی صحیح بخاری پڑھی اور سُنی۔ کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حجِ بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

اساتذہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ اور شیوخ کثیر تعداد میں ہیں، جن سے آپ نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، دمشق، مصر اور فلسطین وغیرہ کے اسفار میں اکتسابِ فیض کیا، ان میں سے چند کو ذِکر کیا جاتا ہے: زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین

عراقی (متوفیٰ ۸۰۶ھ) حدیث وعلومِ حدیث میں، امام اللغۃ والادب مجد الدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی شیرازی (متوفیٰ ۸۱۷ھ) سے قاموس وغیرہ، شیخ سلیمان بن عبد الناصر الشبیطی (متوفیٰ ۸۱۱ھ) اور شمس الدین محمد بن علی بن محمد بن قطان (متوفیٰ ۸۱۳ھ) سے عربی لغت اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ شیخ الاسلام سراج الدین بُلقینی (۸۰۵ھ)، حافظ سراج الدین ابن الملقّن (متوفیٰ ۸۰۴ھ) اور شیخ برہان الدین ابناسی (متوفیٰ ۸۰۲ھ) سے بھی فقہ میں اکتسابِ فیض کیا۔ شیخ بُلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو درس وتدریس اور اِفتاء کی اجازت دی تھی۔ علمِ اُصول شیخ العزّ بن جماعۃ (متوفیٰ ۸۱۹ھ) سے حاصل کیا اور مہارتِ تامہ پائی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک عالم نے فیض پایا، ان فیض یافتہ گان میں اپنے وقت کے بڑے بڑے مشاہیر کے اسماء ملتے ہیں۔ جب شیخ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو پوچھا گیا: اپنا جانشین کس کو کیا؟ فرمایا: ابن حجر پھر میں بیٹا ابو زرعہ اور پھر ہیثمی۔

کُتب وتصانیف: امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے میدانِ تصنیف وتالیف میں بہت سے جواہر وشہ پارے یادگار چھوڑے ہیں، جن سے آج بھی اہلِ علم اپنی پیاس بجھاتے ہیں، اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دلوں کو راحت بخشتے ہیں۔ ان میں سے چند نام حروفِ تہجی کے اعتبار سے ذِکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ اتحاف المهرة بأطراف العشرة۔

۲۔ اسباب النزول۔

۳۔ الاصابۃ فی تمییز اسماء الصحابۃ۔

۴۔ بلوغ المرام من ادلّۃ الاحکام۔

۵۔ تبصیر المنتبہ فی تحریر المشتبہ۔

۶۔ تعجیل المنفعۃ برجال الائمۃ الاربعۃ۔

۷۔ تقریب التہذیب فی اسماء رجال الحدیث۔

۸۔ التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر۔

۹۔ تہذیب التہذیب۔

۱۰۔ طبقات المدلسین۔

۱۱۔ فتح الباری فی شرح صحیح البخاری۔

۱۲۔ لسان المیزان۔

۱۳۔ نخبۃ الفکر وشرحہا۔

۱۴۔ النکت علیٰ کتاب ابن الصلاح۔

وفات: آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ذوالحجہ کے اواخر میں ۸۵۲ھ میں ہوا۔ مصر کے علاقہ قرافہ میں امام دیلمی کی مزار کے سامنے آسودۂ خاک ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں اکابر علماء ومشائخ اور اُمراءِ وقت کی تعداد کثیر تھی، کہا جاتا ہے کہ یہ اُس وقت کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں آیا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت ورضوان کی بارش برسائے اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِیْنَ الَّذِيْ جَعَلَ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْأَقْوَالِ بِرَحْمَتِہٖ کَفَّارَۃً لِذُنُوْبِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَذُرِّیَّاتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَصَحْبِہٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْکَرَامَاتِ أَجْمَعِیْنَ.

اہلِ حق کا عقیدہ:

انسانوں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے سِوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بیجا صادر ہونا کچھ نادر کالعدم نہیں، پھر سلف صالحین وائمۂ دین سے آج تک اہلِ حق کا یہ معمول رہا ہے، کُلٌّ مَّأْخُوْذٌ مِّنْ قَوْلِہٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلاَّ صَاحِبُ ھٰذَا الْقَبْرِ صلی اللہ علیہ وسلم، جس کی جو بات خلافِ اہلِ حق وجمہور دیکھی وہ اُسی پر چھوڑی اور اعتقاد وہی رکھا جو جماعت کا ہے کہ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ. اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ"[1] لہٰذا یہ کتاب پڑھتے وقت بھی یہ اُصول سامنے رہے!

کون سا گُناہ نہیں بخشا جائے گا؟

اللہ تعالیٰ کُفر کے علاوہ جس گُناہ کو چاہے بخش دے گا، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ ترجمہ: "بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے

---

[1] ملخصاً از "فتاوی رضویہ"، جلد ۱۵، ص ۴۶۴-۴۶۵۔

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا○ [النساء۴: (۴۸)]	نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گُناہ کا طوفان باندھا"۔

احادیث میں آتا ہے کہ اسلام، ہجرت اور حج گزشتہ گُناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جیسا کہ کُتبِ حدیث اس پر شاہد ہیں۔

حقوق کی معافی کے لیے ضابطہ:

غیر معصوم سے جو گُناہ سرزد ہوتا ہے، وہ یا تو حقوق اللہ سے متعلق ہوتا ہے یا حقوق العباد سے۔ الحمد للہ کہ معافی کریم غنی قدیر رؤف رحیم کے ہاتھ ہے اور کریم سے کرم کا ظہور ہی ہوتا ہے اور حقوق العباد میں بھی ملک دیان عزجلالہ نے اپنے دارالعدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان ومال وحقوق سب کا مالک ہے اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرمادے تو بھی عین حق وعدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حقوق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے، اگر وہ ہمارے خون ومال وعزت وغیرہا کو معصوم ومحترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہنچاتا نام کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یوہیں اب اس حرمت وعصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑدے ہمیں کیا مجال عذر ہے مگر اس کریم رحیم جل وعلا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے بے ہمارے بخشے معاف ہوجانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے! میں اپنی داد کو نہ پہنچا۔

حدیث میں ہے: حضور پُر نور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلاَثَۃٌ. فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئاً. وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئاً. وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئاً. فَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئاً فَالْإِشْرَاکُ بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ. وَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ شَیْئاً فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَہٗ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ رَبِّہٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَہٗ أَوْ صَلَاۃٍ تَرَکَھَا. فَإِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِکَ إِنْ شَآءَ وَیَتَجَاوَزُ إِنْ شَآءَ. وَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُکُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئاً فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَھُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَۃَ)[2]۔

ترجمہ: ”دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور درگزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے“۔

---

[2] مسند احمد بن حنبل، برقم: ۲۵۵۰۰، دار احیاء التراث العربی بیروت، ج۷، ص ۳۴۲۔
والمستدرک للحاکم، کتاب الاھوال، باب جعل اللہ القصاص بین الدواب، المکتب الاسلامی بیروت ج۴، ص ٦۷۴۔ ۴۷۵۔

یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: (لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ تَنطحُهَا)[3]۔

ترجمہ: "بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ مُنڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے"۔ ایک روایت میں فرمایا: (حَتَّى الذَّرَّةُ مِنَ الذَّرَّةِ)[4]۔ ترجمہ: "یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا۔

محشر میں معاوضہ میں کیا دیا جائے گا؟

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحبِ حق کو دی جائیں گی، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گُناہ اُس پر رکھے جائیں گے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو[5]۔

حقوق العباد کی معافی کا قاعدہ:

حقوق العباد کی معافی کے سلسلہ میں شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ یہی کہ یہ حقوق اُن کے معاف کیے بغیر معاف نہ ہوں گے، ولہذا مروی ہوا کہ حضور اقدس ﷺ

---

[3] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب نصر الاخ ظالماً او مظلوماً، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج ۲، ص ۳۲۰۔ ومسند احمد بن حنبل، المکتب الاسلامی بیروت، ج ۲، ص ۳۰۱۔

[4] مسند امام احمد بن حنبل، المکتب الاسلامی بیروت، ج ۲، ص ۳۶۳۔

[5] امام احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۴۶۰۔۴۶۵۔

نے فرمایا:"غیبت زنا سے سخت تر ہے"، کسی نے عرض کی: یہ کیونکر؟ فرمایا: "زانی توبہ کرے تو اللہ قبول فرمالیتا ہے، جبکہ غیبت کرنے والے کی مغفرت اُس وقت تک نہ ہو گی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے"[6]۔ پھر یہاں دنیا میں قصور معاف کرالینا آسان ہے، قیامت کے دن اس کی امید مشکل ہے۔ ہاں کریم ورحیم مالک ومولیٰ جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا، تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں عطا فرما کر حق معاف کرنے پر راضی کردے گا، ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہو گا نہ اس کی حسنات اسے دی گئیں نہ اس کی سیئات اس کے سر رکھی گئیں نہ اس کا حق ضائع ہونے پایا، بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر افضل پایا:

رحمتِ حق کی بندہ نوازی ظالم ناجی، مظلوم راضی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو کہ رب عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا"[7]۔

ایک شُبہ کا اِزالہ:

ان روشن دلائل سے ہمارے ملک کے ایک گمراہ واعظ کے باطل شُبہ کا رد ہو جاتا ہے کہ جو وہ اپنی گمراہ کُن باتوں سے پیدا کرتا ہے کہ لوگو! دیکھو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اُس قاتل کو بخش دیا تھا جس نے سو قتل کیے تھے، اس سے پتہ چلا کہ

---

[6] معجم اوسط، برقم: ۶۵۸۶، ج۷، ص۳۰۶۔ ملخصًا از فتاویٰ رضویہ، ج۲۴، ص۴۶۰۔۴۶۵۔

[7] مستدرک للحاکم کتاب الاھوال، دارلفکر بیروت، ج۴، ص۵۷۶۔

بندوں کے حقوق اُن کے معاف کیے بغیر اللہ معاف فرما دیتا ہے، بندوں سے معاف کروانے کی ضرورت نہیں ہوتی"۔

گُناہوں کی بخشش پر کُتب ورسائل:

عربی اور اردو زبان میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کُتب کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہمیں جو نام میسر آئے ان کو ذیل میں لکھا جاتا ہے:

۱۔ **أعجب الإمداد في مكفّرات حقوق العباد:** امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۔ **بشارة المحبوب بتكفير الذنوب:** شیخ عبد الرحمن بن خلیل قابونی اذرعی متوفی ۸۶۹ھ نے باب اول میں اس عنوان کے تحت احادیث ذِکر کی ہیں۔ (الأعلام، ۳۰۶/۳)

۳۔ **تفريح القلوب بالخصال المكفرة لما تقدم وما تأخر من الذنوب:** شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد حطاب مالکی (۹۰۲ھ۔۹۵۴ھ)۔[مخطوط] (أعلام، ۵۸/۷)

۴۔ **جزء:** حافظ زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۵۶ھ صاحبِ ترغیب وترہیب نے اس جزء میں اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کے بارے میں وارد احادیث جمع کی ہیں۔

۵۔ **الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتاخرة:** حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۲ھ)۔ (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے)

۶۔ **رسالة: ما تُغفر به الذنوبُ ما تقدّم منها وما تأخر:** شیخ برہان الدین ابراہیم بن محمد ناجی دمشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر ہے۔[مخطوط]

۷۔ **الذخيرة الكثيرة في رجاء المغفرة للكبيرة**: علامہ ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کا رسالہ ہے۔ جس میں مزدلفہ کی رات حاجیوں کی بخشش کے بارے میں احادیث جمع کی گئی ہیں، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مختار اشرفی مہتمم جامعۃ النور نے کیا ہے جبکہ تخریجِ نصوص کا کام مولانا بلال معروف نے۔ جمعیت اشاعتِ اہلسنت سے سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۱۱، (نومبر ۲۰۱۱ء) میں شائع ہوا ہے۔

۸۔ **شرح الصدور وتنوير القلوب في الأعمال المكفرة للمتأخر والمتقدم من الذنوب**: شیخ علی بن عبد القادر بن محمد طبری حسینی شافعی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۷۰ھ) (هدية العارفين: باب العين، ۱/ ٤٠٤).

۹۔ **شفاء الأسقام والآلام بما يكفّر ما تقدّم وما تأخّر من الذنوب والآثام**: شیخ محمد بن جعفر کتانی کی تصنیف ہے۔

۱۰۔ **ضياء الشمس الضاحية على الحسنات الماحية للذنوب المتقدّمة والآتية**: شیخ عبد الحمید قُدس بن محمد علی خطیب کی تصنیف ہے۔

۱۱۔ **غاية المطلوب وأعظم المنة فيما يغفر الله تعالى به الذنوب ويوجب الجنة**: شیخ عبد الرحمن بن علی بن محمد معروف بہ ابن دِیبع متوفی ۹۴۴ھ کی کتاب ہے، اس کی باب ثانی کی فصل اول میں اس ضمن میں احادیث نقل کی ہیں۔ (هدية العارفين، باب العين، ۱/ ۲۸۸).

۱۲۔ المقالات المسفرة عن دلائل المغفرة [فصول فی غفران الذنوب]:
امام نور الدین علی بن عبد اللہ بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، جو ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کی تلخیص کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

۱۳۔ منظومة: طیب بن عبد المجید بن کیران نے اسے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے "موطا" پر حواشی سے اخذ کیا ہے۔

۱۴۔منظومة المکفّرات لکلّ ذنب سابق و آت: شیخ عبد اللہ بن محمد بیتوشی کردی کا منظوم کلام ہے، اس کی شرح "المبشرات لکل ذنب سابق وآت" کے نام سے کی ہے۔

۱۵۔ منظومة: امام جلال الملۃ والدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۶۔ منظومة: شیخ عبد اللہ بن الحاج ابراہیم علوی شنقیطی نے تیس ابیات لکھ کر اس کی شرح کی ہے۔[مخطوط] (هدية العارفين، باب العين، ۲۵٦/۱).

۱۷۔ النبذة المختصرة في معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة: شیخ جمال الدین محمد بن عمر یمنی معروف بہ بحرق متوفی ۹۳۰ھ کی تصنیف ہے، انہیں ہندستان میں زہر دے کر شہید کیا گیا۔(هدية العارفين: باب اللام، ۶۹/۲).

۱۸۔ الوجوه المسفرة عن تيسير أسباب المغفرة: محمد بن عبد الدائم بن سلامہ معروف بہ ابن بنت المیلق کی تصنیف ہے۔

ترجمہ کرنے کے اسباب: امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کا ترجمہ کرنے کا مقصد تو یہی سمجھ آتا ہے اور قارئینِ کرام کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیے کہ اس میں

مذکور اعمال واوراد کو حرزِ جاں بنائیں تاکہ رحمتِ الٰہی کے مستحق ہو کر دخولِ جنت کا مژدہ پائیں۔ اس لیے کہ بقول شاعر۔۔۔

رحمتِ حق "بہا" نہ می جوید

رحمتِ حق "بہانہ" می جوید

یہی وجہ ہے کہ پہلے خیال کیا تھا کہ اس کا نام "گُناہ بخشوانے والے اعمال" رکھا جائے، پھر دل میں خیال گزرا کہ اس کے بجائے "بخشش کے بہانے" نام رکھا جائے، تاکہ یہ کتاب عامل کے لیے "بخشش کا بہانہ" بن جائے۔ اللہ تعالیٰ بلا حساب وکتاب اپنی رحمت سے ہماری بخشش فرمائے۔

کتاب کا تعارف: امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کا عکس راقم کے پاس مطبوع بھی ہے اور مخطوط بھی۔ اس میں کُل ۷۶ احادیث ہیں، کتاب کے شروع میں اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کے جواز سے متعلق کلام کیا ہے، پھر اصل مدعا پر احادیث وارد کیں ہیں۔ در اصل آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گُناہ بخشوانے والے اعمال سے متعلق کچھ لکھنے کو کہا گیا تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے لکھنا شروع کیا اور فقہی ابواب پر اس رسالہ کو مرتب کیا، یہ رسالہ تحقیق کے ساتھ مطبوع ہو چکا ہے البتہ ہمارے علم کے مطابق اردو زبان میں اس کا کوئی ترجمہ اب تک (۰۷/جون ۲۰۱۵ء) شائع نہیں ہوا۔

معاملہ کچھ یوں ہے کہ آج سے دو سال قبل رمضان المبارک (۱۴۳۴ھ) میں چالیس احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا، موضوع یہ قرار پایا کہ گُناہ بخشوانے والے اعمال سے متعلق احادیث جمع کی جائیں۔ چنانچہ توکلاً علی اللہ کام شروع کیا اور

پچاس سے زائد احادیث پر اطلاع پائی جن میں ہمارے مدعا سے متعلق مواد تھا، پھر نہ جانے کہاں اور کب وہ احادیث اور اُن کا ترجمہ گم ہو گیا، پھر تقریباً ایک سال بعد بحمد اللہ تعالیٰ مل گیا۔ اس کے بعد امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کی اطلاع ملی۔ چنانچہ اسے تلاش کر کے اس کا ترجمہ شروع کیا جو مختلف نشستوں میں کمپوزنگ کے ساتھ مکمل ہوا۔

شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری رحمۃ اللہ علیہ تلمیذِ امام ابن حجر کے نسخے میں چند احادیث متعلق بہ موضوع تھیں چنانچہ انہیں بھی شامل کر کے ترجمہ کر دیا گیا ہے، اس کے علاوہ گُناہ بخشوانے والے اعمال کے عنوان سے جو احادیث جمع کیں تھیں، اُن میں سے صرف ۳۸ کو آخر میں شامل کیا ہے، اس طرح کُل تعداد مدعا سے متعلق احادیث کی ۱۲۸ ہو گئی ہے، فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ عوام الناس اور طلبۂ کرام کے لیے مفید حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے اور مقدور بھر حوالہ جات کی تخریج کر دی گئی ہے۔

ترجمہ کرتے وقت جو کام کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امام ابن حجر عسقلانی شافعی مصری رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف۔

۲۔ حتیٰ المقدور ترجمہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش۔

۳۔ قرآنی آیات کا ترجمہ مشہور ترجمۂ قرآن ''کنز الایمان'' سے۔

۴۔ حسبِ مناسب عنوانات کا قیام، تاکہ قاری کی دلچسپی برقرار رہے۔

۵۔ مقدمہ میں گُناہوں کی معافی سے متعلق ایک قاعدہ کے بیان۔

۶۔ فتاویٰ رضویہ وغیرہ کُتب سے بعض مفید حواشی کا اہتمام۔

۷۔ مترجم کی اِضافہ کردہ احادیث کی تخریج کا اہتمام۔

۸۔ مقدمہ میں نفسِ موضوع پر کُتب ورسائل کا ذِکر۔

۹۔ مقدمہ میں ایک جاہل گمراہ واعظ کا رد۔

اور ۱۰۔ فہرست موضوعات ومصادر کا اہتمام۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

الحمد للہ تعالیٰ اس اردو ترجمہ کو تحقیق وتخریج کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع کرنے کی سعادت ''جمعیت اِشاعتِ اہلسنت، پاکستان'' کے حصہ میں آرہی ہے، جو اب تک تقریباً 253 مختلف نایاب اور مفید کُتب ورسائل شائع کر کے پاکستان بھر میں مفت تقسیم کر چکی ہے۔ یہ ترجمہ اسی سلسلے کی دوسو چونویں(254) کڑی ہے، اللہ تعالیٰ اسے تا قیامِ قیامت جاری وساری رکھے اور ہمیں ان کے ساتھ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعاون کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مؤلف، مترجم اور ناشر کو اپنوں دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

ڈاکٹر حامد علی علیمی

شعبان/۱۴۳۶ھ /جون/۲۰۱۵ء کراچی

اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَة
لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَة

”بخشش کے بہانے“

مقدمۂ مؤلّف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قاہرہ کے سفر کا ذِکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے حافظ العصر شیخ الاسلام امام المحدثین شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی بعض مختصر و جامع کُتب کی قراءت کی جن میں ایک شاندار کتاب بنام "اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃُ لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَأَخِّرَۃ" بھی ہے، میں نے اسے نفسِ موضوع پر بے مثل موتی کی طرح پایا ہے، اس کی قدر وقیمت اہلِ علم ہی جانتے ہیں۔ مجھ سے بعض طلبہ نے اس کے معانی کی تلخیص کرنے کو کہا، میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کیا اور اس کی روایات اور طرق کی تلخیص اس طرح کر دی کہ معانی و مضمون میں کوئی خلل نہیں ہو گا۔ چنانچہ شیخ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو گُناہوں کو بخشنے والا ہے اگرچہ بہت زیادہ ہوں اور تکالیف کو دُور کرنے والا ہے اگرچہ پختہ ہو گئی ہوں، میں اُسی کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اُسی کے لیے تمام تعریف ہے، اُسی کے قبضے میں ہر چیز کی ملکیت ہے، جو چاہے کرے اور اختیار کرے، اُسی کے لیے ہمیشہ کے لیے حکم واَمر ہے وہی مالک بہت بخشنے والا ہے۔ میں اُسی کی تعریف بیان کرتا ہوں کیونکہ اُسی کے لیے تمام تعریف ہے ایمان کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے، اور میں اُسی کا شکر ادا کرتا ہوں، کیونکہ اُسی کا شکر ادا کرنا احسان میں زیادتی کا سبب ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق

عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے ملک میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اُس کے سوا کوئی مدبّر ہے اُس چیز کا جس پر آسمان کا مدار ہے اور جس پر آسمان چلتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں سیدنا محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اُس نے لوگوں کی طرف ہدایت بھری رحمت و کامل برکت بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام بھیجے اور اُن کی آل و اصحاب پر جنھوں نے اُن کے ساتھ ہجرت کی اور اُن پر جنھوں نے رب کی طرف سے نازل کردہ ہدایت کی پیروی کی، مدد کی اور اُن کی تعظیم و توقیر کی اور اُن پر بھی درود و سلام ہو جو اِن صحابہ کی احسان کے ساتھ پیروی کریں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔
[الحشر ۵۹: (۱۰)]

ترجمہ: ”اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے“۔

اور ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو اُن پر، جب تک فرقدان[۸] ستارے اور دن رات آتے جاتے رہیں۔

---

۸ فرقدان: یہ قطب شمالی سے قریب دو ستاروں ہیں۔ ان میں ایک ستارہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور اس سے مسافر رہنمائی حاصل کرتے ہیں، اسے ”النجم القُطبی“ بھی کہا جاتا ہے، اسی کے قریب اسی جیسا ایک چھوٹا ستارہ اور ہوتا ہے، ان دونوں کو ”فرقدان“ کہا جاتا ہے۔

اما بعد:

یہ وہ احادیثِ نبوی ہیں، جنہیں میں نے بہت سی کُتب سے تلاش کر کے جمع کیا ہے، اِن کُتب میں بعض غریب (غیر معروف) ہیں اور بعض مشہور۔ اور یہ سب کی سب احادیث ایک عمدہ معنی کے تحت داخل ہیں اور وہ معنی اُس وعدہ پر عمل کرنا ہے، جس میں صادق ومصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ اقدس سے اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کا وعدہ آیا ہے۔ اِس کتاب کی تدوین کا باعث ایک سائل کا جواب بنا، جس کے حقوق اس مقصد کی جانب توجہ کا باعث بنے۔ بعض دوستوں نے مجھے بتایا کہ اس بارے میں حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری کا ایک رسالہ بھی ہے، پس میں نے اُس کی تلاش شروع کی، یہاں تک کہ اُس پر مطلع ہو گیا، میں نے اُس میں اس موضوع سے متعلق کچھ چیزیں دیکھیں، میں نے اس تصنیف کے دوران اس سے مستفاد چیزوں کی جانب وہاں اشارہ کیا ہے، میں نے اُن احادیث کو جنہیں اس بارے میں جمع کیا ہے، ابواب پر مرتب کیا ہے، تاکہ طلبہ پر مراجعت کرنا آسان ہو جائے، میں نے اس کا نام "اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَة لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَة" (یعنی: وہ کام جو اگلے اور پچھلے گُناہوں کا کفارہ بنتے ہیں) رکھا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں احادیث ذِکر کروں اور اُن کی نسبت کُتب کی طرف کر کے اُن کی صحت وضعف کو بیان کروں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک فصل میں ائمۂ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا کلام، گُناہوں کی بخشش کے جواز میں ذِکر کروں۔

اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کا جواز: ائمۂ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے مندرجہ ذیل احادیث پر یہ کلام کیا ہے۔

حدیث نمبر ا: رسول اللہ ﷺ نے اہلِ بدر کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی جانب نظر رحمت فرمائی اور اُن کے حق میں فرمایا: جو چاہو عمل کرو، بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾

یہ مشہور حدیث "صحیحین"[9] میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے واقعے میں بروایت ابو عبد الرحمن سلمی از حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے۔ لہٰذا ہم اس کی تخریج کے سلسلے میں کلام طویل نہیں کریں گے، ہاں مگر ایک روایت "لَعَلَّ" (یعنی: ممکن ہے) کے الفاظ سے مروی ہے۔ جبکہ ابن ابی شیبہ نے "مصنف"[10] میں سندِ حسن کے ساتھ بالجزم اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ "جو چاہو عمل کرو" اُن لوگوں کی تکریم کے لیے ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ بدری صحابی جو عمل کرے، اس سچے وعدے کی بنا پر اُس کا مؤاخذہ نہیں ہو گا۔ ایک قول یہ ہے کہ اُن کے بُرے اعمال بخش دیے گئے کہ گویا ہوئے ہی نہیں تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ وعدہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ محفوظ ہیں اب اُن میں کسی سے بھی گُناہ سرزد نہیں ہو

9۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد و السیر، باب الجاسوس، برقم: ۲۷۸۵، و صحیح مسلم، فضائل الصحابہ، باب من فضائل اہل بدر، برقم: ۴۵۵۰۔

10۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جزء ۷، ص ۵۳۹۔۵۴۰۔

گا۔ اسی معنی کی ایک حدیث عرفہ کے دن کے روزہ سے متعلق بھی ہے۔

حدیث نمبر ۲: امام مسلم حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ یومِ عرفہ کا روزہ گذشتہ اور آنے والے دونوں سالوں کے گُناہوں کا کفارہ ہے [۱]۔

یہ حدیث اگرچہ آنے والے ایک سال سے مقید ہے تاہم اس میں یہ دلیل ہے کہ گُناہ واقع ہونے سے پہلے ہی اُن کا کفارہ ہو گیا، لہٰذا یہ حدیث بھی گُناہوں کی بخشش ہونے کے جواز پر شاہد ہے۔

حدیث نمبر ۳: ابن حبان اپنی صحیح میں اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش دیکھا تو عرض کی: یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں، حضور نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے، پچھلے پوشیدہ اور اعلانیہ گُناہوں کو بخش دے [۲]۔

حدیث نمبر ۴: ابن ابی شیبہ اپنی "مصنف" میں حسان بن عطیہ سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے، پچھلے، پوشیدہ علانیہ، خفیہ اور ظاہر اور جو قیامت تک ہونے والے ہیں سب کو بخش دیا [۳]۔

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔ الخ، برقم: ۱۹۷۶۔

[۲] صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ، برقم: ۲۳۴۷۔

[۳] مصنف ابن ابی شیبہ، جزء۷، ص ۴۹۳۔

﴿تخریج حدیث﴾

یہ حدیث قوی مرسل ہے۔ طبرانی میں حدیثِ ابن مسعود اس کی شاہد ہے، نیز حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بروایتِ مسعر بن خلیفہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی ایک روایت کی ہے۔ (ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معلوم ہوا کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے بعض افراد کے لیے یہ دعا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔

حدیث نمبر ۵: حدیثِ عباس بن مرداس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عرفہ اُمت کے گُناہوں کی بخشش کی دعا کی تو تبعات [۱] کے علاوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی، پھر مزدلفہ کی صبح تبعات کی بخشش کی دعا بھی قبول ہو گئی۔

تبصرۂ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے شک یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک ہے، اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے"، وہ جو چیز چاہے جسے چاہے عطا کر دے، اُسے

---

[۱] تبعات: امام احمد رضا حنفی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں: "حق العبد ہر وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اُس کے ذمہ کسی کے لیے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان وآزار جو بے اِجازت شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین، آبرو، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔ تو یہ دو قسمیں ہوئیں: اول کو دیون، ثانی کو مظالم اور دونوں کو تبعات اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں"۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، فتاویٰ رضویہ، رسالہ: اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد، ج ۲۴، ص ۴۶۰۔

کوئی روکنے والا نہیں۔ یہ بات ثابت ہے کہ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کبھی بعض لوگوں کا سال کی کچھ راتوں میں عمل اس رات کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے، اس کے باوجود شب قدر میں عمل کا ثواب دیگر راتوں کی بہ نسبت تیس ہزار گنا زائد ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ فضل عظیم کا مالک ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: اب ہم اپنے مدعا پر احادیث لاتے ہیں، جن میں اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اللہ تعالیٰ دعا مانگتا ہوں کہ وہ اس کا فائدہ ہمیں بھی پہنچائے کیونکہ وہی قریب اور قبول کرنے والا ہے، اُس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

طہارت کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۶: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سرد رات وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نماز کے لیے جا رہے تھے، میں پانی لے آیا، آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر بار بار پانی ڈالا، میں نے کہا: بس کریں، آپ مکمل طریقے سے وضو کر چکے ہیں اور یہ رات سخت سرد بھی ہے، آپ نے فرمایا: اور پانی ڈالو کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کوئی بندہ مکمل طریقہ سے وضو نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾

یہ مذکورہ دونوں کُتب میں مروی ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن سعید مروزی نے مسندِ عثمان میں اسی سند سے ابو بکر بن شیبہ سے

روایت کی ہے، ابو بکر اسے روایت کرنے میں تنہا نہیں بلکہ محدثین کی ایک جماعت نے اس کی متابعت کی ہے، جن میں محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری بھی ہیں۔ ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں خالد بن مخلد سے روایت کرنے کے بعد کہا: محمد بن کعب قرظی از حمران کی سند سے اس حدیث کے علاوہ ہمیں کوئی حدیث معلوم نہیں۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں: اصل حدیث، "صحیحین" میں بطریق حمران بن عثمان مختلف الفاظ کے ساتھ وضو کی فضیلت میں ہے، جن میں کسی میں "وَمَا تَأَخَّرَ" کے الفاظ نہیں۔

حدیث نمبر ۷: امام مسلم نے بطریق زید بن اسلم از حمران ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: "جو اس طرح وضو کرے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

حدیث نمبر ۸: بخاری میں بطریق معاذ بن عبد الرحمن از حمران ان الفاظ کے ساتھ ہے: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا، آپ نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا: جو کوئی اس طرح وضو کرے پھر مسجد آئے اور دو رکعت ادا کرے پھر بیٹھ جائے، اُس کے پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

﴿تخریج حدیث﴾

"صحیحین" میں ان کے علاوہ مختلف الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے، جن میں کسی میں بھی یہ "مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

رُواۃِ حدیث پر کلام:

محمد بن کعب قرظی کی حدیث "صحیحین" میں ہے، ہاں شیخین نے اسے حمران سے روایت نہیں کیا ہے، حمران تابعی مدنی ہیں، امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ میں آکر سکونت اختیار کرلی اور یہیں انتقال ہوا۔ بنی مروان کی حکومت میں معزز و مکرم رہے۔ لہٰذا محمد بن کعب کا اِن سے سماعت کرنا ممکن ہے، یہ الگ بات ہے کہ آپ تابعی ہیں جنہوں نے حضرات صحابہ کرام وغیرہ کا دور پایا۔

ان سے راویت کرنے والے دوسرے راوی اسحٰق بن حازم بھی مدنی ہیں، امام احمد اور یحییٰ بن معین نے توثیق کی ہے، عبد الرحمن بن مہدی نے باوجود اپنی جلالت کے اِن سے روایت کی ہے۔ امام ابو داود کہتے ہیں: ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زکریا ساجی نے کہا قدری تھے، اس وجہ سے ابو الفتح ازدی نے ضعفاء میں ذِکر کیا ہے۔ (میں کہتا ہوں:) یہ صدوق ہیں ان میں کوئی وجہِ جرح نہیں۔

خالد بن مخلد کوفی ہے، اکثر احادیث اہلِ مدینہ سے مروی ہیں، امام بخاری کے شیوخ میں سے ہے، شیخین نے روایت کی ہے۔ عجلی، صالح جزرہ اور ابو داود وغیرہ نے توثیق کی ہے۔ ابو حاتم رازی نے کہا: اس کی حدیث لکھی جائے گی اور استدلال نہیں کیا جائے گا۔ شاید یہ اس قول کی وجہ سے ہو کہ تشیع[۱۵] میں غالی تھا۔ احمد بن

---

[۱۵] **تشیع اور رفض میں فرق:** یہ دونوں از قسم بدعت سے ہیں، چنانچہ "فتاویٰ رضویہ" جلد ۲۸، ص ۷۷۔۷۸ میں ہے: "تقریب التہذیب کے قول "رمی بالتشیع" سے دھوکا کھا کر راوی پر =

حنبل نے کہا: اس کی کچھ مناکیر ہیں۔ میں (ابن حجر) کہتا ہوں: ان کی روایت کو ابو احمد بن عدی نے کامل میں جمع کیا ہے جس میں اس حدیث کا ذِکر نہیں۔

نماز کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر۹: ابو عوانہ اسفرائینی نے اپنی مُستخرج[۱۶] علی صحیح مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اذان سُنے، ایک راویت میں ہے جو اذان میں "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" سُنتے ہوئے یہ کہے: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيّاً"[۱۷]، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں[۱۸]۔

=

رفض کا عیب لگانا نری جہالت ہے، رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولا علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے حالانکہ یہ بالخصوص ائمۂ کوفہ کا مذہب ہے، صاحب تقریب نے خود بھی "ہدی الساری" میں فرمایا: تشیع حضرت علی کی صحابہ سے زائد محبت کا نام ہے، تو اگر کوئی آپ کو ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے تو وہ غالی شیعہ ہے اور اس کے ساتھ گالی اور بغض کا اظہار کرے تو غالی رافضی ہے۔ الخ"۔

[۱۶] **مستخرج کی تعریف:** حدیث کی وہ کتاب، جس میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنفِ کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے، جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔ (علامہ غلام رسول سعیدی، تذکرۃ المحدثین، فرید بک اسٹال، لاہور، ص ۳۵)

[۱۷] یعنی: میں گواہی دیتا ہوں کہ "اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں"۔

ایک روایت میں ہے: ''وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً''[۹]، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔ ایک شخص نے کہا: اے سعد! کیا اگلے اور پچھلے سب بخش دیے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت میں:

حدیث نمبر ۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عباس بن مطلب سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں، کیا میں تمہیں تحفہ نہ دوں، کیا میں تم سے محبت نہ رکھوں، کیا میں تمہیں دس باتیں ایسی نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے اور بعد کے، نئے اور پُرانے، خطاً اور عمداً، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور علانیہ سب گُناہوں کو بخش دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعات نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو، پس جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کہو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَر''، پھر رکوع کرو اور یہی تسبیح دس بار کہو، پھر رکوع سے اُٹھو اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر سجدے میں جاؤ اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر سجدے سے سر اُٹھاؤ اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر دوبارہ سجدے میں جاؤ اور دس بار یہ تسبیح

=

[۸] مسند ابی عوانۃ، ج ۱، ص ۳۴۰۔

[۹] یعنی: ''اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں''۔

کہو، پھر کھڑے ہو کر دس بار یہ تسبیح کہو، تو یہ ۷۵ پچھتر مرتبہ ہر رکعت میں کہنا ہے، اسی طرح چاروں رکعات میں کرنا ہے، ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو، اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک مرتبہ، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنا۔

﴿تخریج حدیث﴾

اسی طرح امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ اس باب میں محدث ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حدیث ذِکر کی، اور باب صلاۃ التسبیح میں کہا: اگر یہ حدیث صحیح ہو تو میرے دل میں اس اسناد میں کلام ہے۔

نماز میں "آمین" کہنے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب امام (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں، پس جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب امام (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۴: امیر المؤمنین علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پڑھیں، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کے بدلے دو سو نیکیاں لکھے گا، دو سو گناہ مٹائے گا اور دو سو درجات بلند کرے گا اور اُس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا سوائے قصاص کے۔

نمازِ جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے اوراد کی فضیلت:

حدیث نمبر ۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلو بدلنے سے پہلے سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات مرتبہ پڑھی، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

حدیث نمبر ۱۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھی وہ اِس جمعہ سے اگلے جمعہ تک محفوظ رہے گا۔

روزے کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رمضان میں قیام کا حکم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان

اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے[۲۰]۔

حدیث نمبر۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے[۲۱]۔

حدیث نمبر۲۲: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

---

۲۰ مسند الامام احمد، ج ۲، ص ۳۸۵۔

۲۱ اخرجہ النسائی فی الکبیر، ج ۲، ص ۸۸۔

لیلۃ القدر میں قیام کی فضیلت:

حدیث نمبر ۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: شب قدر آخری عشرے میں ہے، جس نے ثواب کے لیے اس عشرے میں قیام کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، یہ رات طاق راتوں میں ہے، انتیسویں، ستائیسویں، پچیسویں، تئیسویں یارمضان کی آخری شب میں۔

حدیث نمبر ۲۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شب قدر کے متعلق پوچھا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ رمضان کے مہینے میں ہے، پس اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، کہ بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یارمضان کی آخری شب میں، تو جس نے ان راتوں میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا پھر اسے یہ رات مل گئی، تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں شب قدر کے بارے میں بتائیں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ رمضان کے مہینے میں ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتسیویں یارمضان کی آخری شب، جس نے اس میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کی خبر دی فرمایا: یہ رمضان کے مہینے میں ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، کہ بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتیسویں یا رمضان کی آخری شب، جس نے اس میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

عرفہ یعنی: ۹ذوالحجہ کے دن کے روزے کی فضیلت:

حدیث نمبر۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر۲۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے گُناہوں کا کفارہ ہے، گذشتہ اور آنے والے سال کا۔ ممکن ہے کہ پہلی روایت میں مذکور کلمات "اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش" سے مراد دو سالوں کے گُناہ ہوں۔

حج کے باب میں وارد احادیث

مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت:

حدیث نمبر۲۹: اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج یا عمرے کا احرام مسجدِ اقصیٰ سے مسجدِ حرام کے لیے باندھا اُس کے

اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور[22] اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی[23]۔

حدیث نمبر ۳۰: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج عمرہ کا احرام باندھا اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں اور اُس کے لیے جنت واجب ہو جائی گی۔

حدیث نمبر ۳۱: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیت المقدس سے احرام باندھے، تو یہ اُس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمادیے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا، انتہی۔

اللہ تعالیٰ کے لیے حج کرنے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۳۳: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لیے حج کرنے آئے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور جن کے لیے وہ دعا کرے اُن کے حق میں اُس کی شفاعت قبول کرتا ہے[24]۔

---

[22] شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اسی طرح "واو" کے ساتھ نقل کیا ہے، جس سے پہلے "الف" (اَوْ) نہیں ہے۔ مترجم (عفی عنہ)

[23] سنن ابوداود، کتاب المناسک، بر قم: ۱۷۴۱، وشعب الایمان، بر قم: ۴۰۲۷۔

[24] حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص ۲۳۵۔

حدیث نمبر ۳۴: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب حاجی گھر سے نکلتا ہے، اللہ کی امان میں ہوتا ہے، پس اگر مناسک کی ادائیگی سے پہلے مر گیا تو اُس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہو گیا، اور اگر زندہ رہ کر مناسک ادا کر لیے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اور اس کام کے لیے ایک درہم خرچ کرنا، اللہ کی راہ میں اس کے سوا میں چالیس لاکھ خرچ کرنے کے برابر ہے۔

حدیث نمبر ۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مناسکِ حج ادا کرے اور اُس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں[۱۲۵]۔

حدیث نمبر ۳۶: حضرت قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ''شفا شریف'' میں ذِکر کرتے ہیں: جو کوئی مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرے اور اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن امان والوں میں ہو گا۔

حدیث نمبر ۳۷: حضرت عباس بن مرداس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ والی روایت ہے، جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے لیے مزدلفہ میں دعا فرمائی، وہ ہمارے مدعا میں ہے۔

جمعہ کے دن قراءت کرنے والی حدیث کا بیان نماز میں گزرا۔

سورۂ حشر پڑھنے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۳۸: حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے

---

۱۲۵ انظر المطالب العالیۃ، ج ۲، ص ۱۹۔

فرمایا: جو سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھے اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں[۲۶]۔

حدیث نمبر ۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر آئے تو سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھ لیا کرے[۲۷]۔

حدیث نمبر ۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے لڑکے کو قرآن کی ناظرہ تعلیم دی، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا، اور جس نے اُسے قرآن یاد کرایا، تو ہر آیت پڑھنے کے بدلے اللہ تعالیٰ باپ کا ایک درجہ بلند فرمائے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن پڑھ لے۔

تسبیح، تہلیل اور تکبیر کہنے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۱: سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ روزے، نماز ادائیگی اور صدقات کی کثرت کیا کرتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے اپنی مالی حالت (کی وجہ سے انفاق نہ کرنے) کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عن قریب میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں گا جو اس کا عوض ہے، سو مرتبہ

---

۲۶ ذکرہ الثعلبی فی الکشف والبیان، ج۹، ص ۲۸۹۔

۲۷ آخری آیات یہ ہیں: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○﴾۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھو کہ یہ سو غلام آزاد کرنے کی طرح ہے، سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھو کہ یہ عمدہ اونٹ ہدیہ کرنے کی طرح ہے اور سو مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھو، تو اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔

سفرِ سمندر میں وارد احادیث:

حدیث نمبر ۴۲: حضرت رسول اللہ ﷺ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے سمندر میں تکبیر کہتے ہوئے چالیس موجیں کو گنا، اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، اور بے شک موجیں گُناہوں کو مکمل جھاڑ دیتی ہیں۔

﴿تخریج حدیث﴾

ابو الحسن الربعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "فضائل الشام" میں ذِکر کیا ہے۔

جہاد میں وارد احادیث

شہر عُکا میں پہرا دینے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر کے کنارے دو پہاڑوں کے درمیان ایک شہر ہے جس کا نام "عکا"[۲۸] ہے، جو اس میں خوشی سے جائے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو اس سے کنارہ کش ہو کر باہر آئے اُس کے آنے میں برکت نہ ہو گی، وہاں ایک چشمہ ہے

۲۸ شہر عکا: یہ ملک شام کے ساحلی علاقہ پر واقع ہے۔

جس کا نام "چشمۂ بقر"[29] ہے، جو اس کا پانی پیے اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو نور سے بھر دے گا اور جو اسے اپنے اوپر بہائے تو قیامت تک پاک رہے گا۔

﴿تخریج حدیث﴾

ابو الحسن الربعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "فضائل الشام" میں ذِکر کیا ہے اور اس کی اسناد مجہول ہے۔

ادب میں وارد احادیث:

"۔۔۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں"۔ اس کا بیان حج میں گزرا۔

[وہ حدیث یوں ہے:

حدیث نمبر ۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مناسکِ حج ادا کرے اور اُس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں]۔

---

۲۹ **عین البقر:** (چشمۂ بقر) یعنی: "بَیل کا چشمہ": یہ چشمہ شام میں "شہر عکا" سے قریب ایک زیارت گاہ ہے، جس کی زیارت کرنے مسلمان، نصاریٰ اور یہودی سب ہی آتے ہیں۔ ان لوگوں کے مطابق سیدنا آدم علیہ السلام کو یہاں ایک بَیل ملا تھا، جس کے ذریعے آپ علیہ السلام نے یہاں کی زمین میں کھیتی باڑی کی تھی۔ اسی چشمہ سے نزدیک امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک زیارت گاہ بھی ہے، جس کے بارے میں عجیب و غریب حکایت بیان کی جاتی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: معجم البلدان، زیر عنوان "عین البقر")۔

نابینا کو راستہ طے کرانے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نابینا کو چالیس قدم راستہ طے کرائے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔

﴿تخریج حدیث﴾

امام ابو عبد اللہ بن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "اَمالی" [۱۳۰] میں اسے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، جبکہ اس حدیث کی توثیق امام احمد، یحیٰ بن معین اور ابو داود نے کی ہے۔

مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۵: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے، چاہے پوری ہو یا نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اور اُس کے لیے جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دے گا۔

مصافحہ کرنے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت میں جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں،

---

۱۳۰ انظر کشف الخفاء، ج ۲، ص ۳۵۳۔

(ایک روایت میں ہے: جب دو مسلمان ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں) اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں[۴۱]۔

کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا:

حدیث نمبر ۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ"[۴۲]، اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے، اور جس نے کپڑا پہننے کے بعد یہ کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ"[۴۳]، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے[۴۴]۔

اسلام میں عمر رسیدہ ہونے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۴۹: یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق، عثمان بن عفان، شداد بن اوس، انس بن مالک، ابو ہریرہ، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات سے ہمیں

---

۴۱ مسند ابو یعلیٰ، ج ۵، ص ۳۳۴۔

۴۲ یعنی: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

۴۳ یعنی: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ میری طاقت و قوت کے بغیر پہنایا۔

۴۴ سنن ابو داود، کتاب اللباس، بر قم: ۴۰۲۳۔

پہنچی ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان کی عمر چالیس سال ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ تین قسم کی بلائیں جنون، جذام اور برص کو اُس سے پھیر دیتا ہے اور جب پچاس سال ہوتی ہے، گُناہوں کا بوجھ کم فرما دیتا ہے، جب ساٹھ سال ہوتی ہے، اُس کو توبہ (وعبادت) نصیب فرماتا ہے، ستّر سال ہوتی ہے تو اُس کو آسمان کے فرشتے دوست رکھتے ہیں، (امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے)۔۔۔ تو آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، جب اَسّی سال ہوتی ہے، اُس کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف ہو جاتی ہیں، جب نوّے سال ہوتی ہے، اُس کے سب اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں اور وہ زمین میں اللہ عزوجل کا "قیدی" کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے، (ایک روایت میں ہے)۔۔ اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے گھر والوں کا شفیع بنا دیتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں: امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت درست ہے، جس کی موافقت ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں کی ہے اور اسی طرح میں نے شیخ ابراہیم بن احمد تنوخی سے پڑھا ہے، جبکہ ابن قانع کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے۔

رُواۃِ حدیث: اس حدیث کے رواۃ میں مجہول الحال بھی ہیں، نیز اس حدیث میں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان اور عبد اللہ بن ابو بکر صدیق کے درمیان رواۃ کا انقطاع بھی ہے۔ اس کی تفصیل آنے والی سطور میں ذِکر کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث کے دیگر طرق:

میں نے ایک جزء میں بروایت ابو شجاع سعدون بن محمد بن عبد اللہ، جو رُواۃِ ابن ماجہ سے ہیں، میں دیکھا سعدون نے کہا: ہم سے ہمارے شیخ نے بیان کیا، احمد بن خلاد نے کہا ہم سے ہیثم بن عثمان واسطی نے بیان کیا، ہیثم بن عثمان نے کہا ہم سے تمیم بن ہیثم نے بیان کیا، تمیم از ایک شخص از ابن ابی جحیفہ از ابی میمونہ سلمی از عبد اللہ بن عمرو بن عاص از عبد اللہ بن ابی بکر صدیق، پھر حدیث ذِکر کی اور یہ اسناد مجہول ہے، میرا خیال ہے کہ سعدون یا شیخِ سعدون نے عثمان بن ہیثم کو ہیثم بن عثمان کر دیا، پھر باقی اسناد خبط ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس حدیث کا مدار عثمان بن ہیثم پر ہے۔

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت:

حدیث نمبر ۵۰: ہم سے سلام ابو سلمہ مولیٰ اُم ہانی نے بیان کیا کہ میں نے ایک شیخ کو کہتے سُنا: میں نے امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے، میں اُسے تین قسم کی بلاؤں سے عافیت دیتا ہوں، جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے، اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہوں، پس جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہوں، جب ستّر سال کا ہو جاتا ہے، فرشتے اُسے دوست رکھتے ہیں، جب اَسّی سال کا ہو جاتا ہے، اُس کی نیکیاں قبول کرتا ہوں اور برائیاں ختم کر دیتا ہوں، جب نوّے سال کا ہو جاتا ہے، فرشتے کہتے ہیں: زمین میں

اللہ عزوجل کا قیدی ہے اور اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾

حکیم ترمذی نے کہا: یہ حدیث عمدہ ہے اور ایک دوسرے طریقے سے بھی نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، یعنی: جس میں یہ نہیں کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"۔

حدیث عثمان بن عفان کا ایک دوسرا طریق:

حدیث نمبر ۵۱: امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے تین قسم کی بلاؤں سے عافیت دیتا ہے، جنون، جذام اور برص سے۔ (پھر پوری روایت ذِکر کی) جب ساٹھ جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی رضا کی طرف رجوع نصیب کر دیتا ہے، اور جب اَسّی سال کا ہو جاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نوّے سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہوتا ہے۔

تیسرا طریق:

حدیث نمبر ۵۲: ابن مردویہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن عیسی بن محمد خفاف نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے احمد بن یونس ضبی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن موسیٰ حرشی بصری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عبد اللہ بن زبیر باہلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا وہ از عبد الاعلیٰ بن عبد الہ

قرشی از عبد اللہ بن حارث بن نوفل از عثمان بن عفان پھر اسی کے مثل روایت ذِکر کی، واللہ الموفق والہادی۔

چوتھا طریق:

حدیث نمبر ۵۳: امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے حساب میں نرمی کرتا ہے، جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے۔۔۔ اسی طرح جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہے، پس ستر سال کا ہو جاتا ہے آسمان والے اُس کو دوست رکھتے ہیں۔۔۔ پھر ابن قانع کی روایت کے مثل باقی حدیث ذِکر کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابن شاہین نے امام بغوی سے روایت کی ہے۔

حدیث نمبر ۵۴: ابو یعلی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: مسلمان بندہ جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے،۔۔۔ اور پچاس سال کا ذِکر نہیں۔ پھر کہا: ۔۔جب اسّی سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں لکھتا ہے اور گُناہ مٹا دیتا ہے، جب نوے سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور اُس کے گھر والوں کے لیے اُسے شفیع بنا دیتا ہے، اور آسمان میں اُسے اللہ کا قیدی لکھ دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اُسے تین چیزوں سے امان میں رکھتا ہے، جنون، جذام اور برص، جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ جس طرح پسند فرماتا

ہے اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہو جاتا ہے، آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، پس جب اَسّی سال کا ہو جاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور گُناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب نوّے سال کا ہو جاتا ہے اُس کی عقل جاتی رہتی ہے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے اور آسمان والے اُسے اللہ کا قیدی کہتے ہیں، پس جب سو سال کا ہو جاتا ہے تو زمین میں "اللہ کا دوست" نام دیا جاتا ہے، اور اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ زمین میں اپنے دوست کو عذاب نہ دے۔

حدیث نمبر ۵۶: ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں کہا: ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن صالح بن سہل ترمذی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے داود بن حماد بن فرافصہ نے بیان کیا پھر اسی کے مثل حدیث ذِکر کی، جس کے شروع میں یہ قصہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز اپنے کئی صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، کہ ایک بوڑھا شخص اپنی لاٹھی کے سہارے اندر آیا اور آپ ﷺ اور صحابہ کو سلام کیا، اُن سب نے سلام کا جواب دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حماد! بیٹھ جاؤ، بے شک تم بھلائی پر ہو، حضرت علی بن طالب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے حماد سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، بے شک تم بھلائی پر ہو؟ فرمایا: ہاں اے ابو الحسن!، جب بندہ اس عمر کو پہنچتا ہے، پھر حدیث ذِکر کی جس میں یہ بھی تھا: "جب ساٹھ سال ہوتی ہے تو قوت بڑھنا رُک جاتی ہے اور ساٹھ سال کے بعد قوت گھٹنے لگتی ہے"، نیز اُس روایت میں یہ بھی تھا: "جب نوے

سال ہوتی ہے تو کمر جھک جاتی ہے اور عقل زائل ہو جاتی ہے"۔ اسے ابو موسیٰ نے طریق بن مردویہ سے روایت کیا اور کہا: اس حدیث کے دیگر عجیب طرق بھی ہیں، یہ طریقہ سب سے عجیب ہے، اس میں ایسے الفاظ ہیں جو دیگر طرق میں نہیں ہے، یہ جیسا کہ کہا حدیثِ ابو ہریرہ کا دوسرا طریقہ ہے۔

حدیث نمبر ۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں چالیس برس کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس سے تین بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، جذام اور برص۔

حدیث نمبر ۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات سال میں بچے کے دانت نکلتے ہیں، چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے، اُس کی لمبائی اکیس سال میں پوری ہوتی ہے، اٹھائیس سال کی عمر میں عقل پوری ہوتی ہے، پھر اس کے بعد عقل نہیں بڑھتی مگر تجربوں سے، پس جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ اسے مختلف بلاؤں سے عافیت بخشتا ہے جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اُسے توبہ نصیب کر دیتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اسے آسمان اور زمین والوں کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہو جاتا ہے، اُس کی نیکیاں ثبت کر دیتی جاتی ہیں اور گُناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب اَسّی سال کا ہو جاتا ہے، تو اللہ اُسے عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے، جب نوّے سال کا ہو جاتا ہے، تو زمین میں اللہ کا قیدی ہو جاتا ہے اور قلم اُس کے خلاق کوئی حرف نہیں لکھتا۔ اسی طرح ابن عبدوس کے ترجمہ میں اُس کے مشائخ کے طبقہ میں ذِکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث کے دیگر طرق:

پہلا طریقہ:

حدیث نمبر ۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اسلام میں چالیس برس کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس سے تین بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، جذام اور برص۔

حدیث نمبر ۶۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں چالیس برس کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس سے بلائیں دور کر دیتا ہے جنون، جذام اور برص، جب پچاس سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے، اللہ جس طرح پسند فرماتا ہے اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اور آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، پس جب اَسّی سال کا ہو جاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور گُناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب نوّے سال کا ہو جاتا ہے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہو جاتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۶۲۔۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب مسلمان مرد چالیس سال کا ہو جاتا ہے۔۔)، پھر اسے موقوفاً ذِکر کیا، اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۶۴۔۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی عمر اسلام میں چالیس سال کر دیتا ہے، اُسے جذام، برص اور شیاطین کے حملے (یعنی: جنون) سے محفوظ رکھتا ہے، جس کی عمر اسلام میں پچاس

سال کر دیتا ہے، اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، جس کی عمر اسلام میں ساٹھ سال کر دیتا ہے، جس طرح پسند فرماتا ہے، اُسے توبہ کی توفیق نصیب کر دیتا ہے، جس کی عمر اسلام میں ستّر سال کر دیتا ہے، آسمان اور زمین والے اُسے دوست رکھتے ہیں، جس کی عمر اسلام میں اَسّی سال کر دیتا ہے، اُس کے گُناہ مٹا دیتا اور نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جس کی عمر اسلام میں نوّے سال کر دیتا ہے، اُس کے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہو جاتا ہے اور قیامت میں اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جائے گا۔

[تنبیہ: مؤلفِ کتاب رحمۃ اللہ علیہ نے گذشتہ حدیث کی تائید میں دس سے زائد طُرق بیان کیے ہیں، جن میں کم و بیش ایک جیسا مضمون ہے، لہٰذا ہم نے طوالت کے خوف سے مکرر طُرق کو حذف کر دیا ہے]۔

ختم شد، اس کا کاتب عمر بن نصر اللہ بن عمر الشافعی ہے،
اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے۔

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين آمين.

....

شیخ محمد بن ابو بکر الدیری ناصری القادری رحمۃ اللہ علیہ کی اِضافہ کردہ روایات:

شیخ محمد بن ابو بکر دیری ناصر القادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ عبد اللہ یونانی، ساکنِ قرافہ کُبریٰ سے ایسے افعال پر مشتمل چند روایات یاد کی ہیں، جو انہیں ادا کرے، اللہ تعالیٰ اُن کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، یہ روایات یہ ہیں:

حدیث نمبر ۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت میں جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے مل کر باہم مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲: ”جو کوئی ظہر (کے فرض) سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھے، اللہ اُسے جہنم پر حرام فرمادے گا اور اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا“۔

حدیث نمبر ۳: ”جو کوئی زوالِ آفتاب کے بعد چار رکعات اس طرح پڑھے کہ اُس میں قراءت، رکوع اور سجود عمدہ طریقے سے ادا کرے، اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو اُس کے لیے استغفار رات تک کرتے ہیں اور اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں“۔

حدیث نمبر ۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے“۔

اس حدیث کے شواہد بھی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ جیسے امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے ”الیواقیت واللالیٔ فی فضل الایام

واللیالي" میں روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت ہمیشہ خیر میں رہے گی، جب تک عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے گی، یہاں کہ اُن کا ایک فرد زمین پر اس حال میں چلے گا کہ اُس پر کوئی گُناہ نہ ہو گا، یہ وہ ہو گا جس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے گئے ہوں گے۔

۲۔ امام حافظ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلوک" میں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُس پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے۔

سید المعصومین ﷺ کی دعا ضرور پوری ہوتی ہے، لہٰذا ان رکعات کو پڑھنے والے کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۳۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے، اس کا گوشت، ہڈیاں، خون اور کھال آگ پر حرام کر دیے جاتے ہیں۔

۴۔ عوارف المعارف میں فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنا چاہے، وہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، دوسری میں سورۂ عادیات، تیسری میں سورۂ قارعہ اور چوتھی میں سورۂ تکاثر پڑھے۔

حدیث نمبر۵: "طبقاتِ اتقیا" میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو غروبِ آفتاب کے وقت ساحلِ سمندر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر (یعنی: اللہ اکبر) کہے، اللہ اُسے ہر قطرۂ سمندر کے بدلہ دس نیکیاں عطا فرمائے گا، دس گُناہ مٹائے گا اور

دس درجات بلند فرمائے گا، نیز اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا"۔ اسے شیخ شہاب الدین نے "تہذیب الاذکار" میں بھی ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر۶: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کا بھائی اُس سے ملنے آئے اور وہ اُسے ایسی چیز دے جس سے (کپڑے وغیرہ) مٹی سے بچا رہے، اُس کے اگلے اور پچھے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "طبقات" میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر۷: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (کسی بندے پر) عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے، مگر بندہ کھانا کھانے کے بعد یا پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد بجالاتا ہے، تو اللہ اُسے راضی ہو جاتا ہے"۔ امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر۸: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جسے چھینک آئے اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ مِنْ حَالٍ"، (یعنی: ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) کہے اور محمد اور اُن کی اہلِ بیت پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اُس کی ناک کے بائیں سوراخ سے مکھی کی طرح ایک چیز نکالتا ہے، جو اُڑ کر عرش تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں چمٹ جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ساکن ہو جا، وہ عرض کرتی ہے: میں اُس وقت تک ساکن نہیں ہوں گی جب تو اُسے نہ بخش دے، جس کی ناک سے میں نکلی ہوں۔ اللہ فرماتا ہے: ساکن ہو جا، میں اُسے بخش دیا، پس اُسے شخص کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ اسے امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول البدیع" میں ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر۹: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" ایک مرتبہ کہتا ہے، تو اُس کا ایک تہائی بدن جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اگر

دو مرتبہ کہے تو دو تہائی حصہ اور اگر تین مرتبہ کہے تو پورا بدن، یہاں تک کہ جب وہ نماز دے فارغ ہوتا ہے تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخشے جاچکے ہوتے ہیں"۔ امام ابو عبدالرحمن نے بروایتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اسے "حقائق" میں ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ چیز یہ ہے کہ وہ بندۂ مؤمن کو بیوی بچوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا دیکھے کہ وہ سب مل کر کھانا کھارہے ہیں، اُن کے جُدا ہونے سے پہلے اُن کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ امام اسماعیل نے اسے اپنی "مجرد" میں حکایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے روزی کمانے میں مشغول رکھا ہے، پس مجھے ایسی بات سکھا دے جس میں تیری رضا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبح وشام یہ کہا کرو: "اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ"، جو یہ کہے گا اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے"۔ قاضی یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے حکایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حلال مال کمایا تا کہ اپنے آپ کو سوال کرنے سے روکے، اور مہمان اور مسافر پر خرچ کیا اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا"۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذِکر کرنے کے بعد فرمایا: اے عزیز! جب تو نے یہ جان لیا کہ پر کسی کا زور نہیں تو یہ بھی جان گیا ہو گا کہ وہ جس کے چاہے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے۔

حدیث نمبر۱۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بروز جمعہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں“۔ ابن عفیف مالکی نے اسے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر۱۴: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میرے روضہ کی زیارت کرنے میرے حق کی تعظیم اور میری محبت سے وفا کی وجہ سے آئے، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے وہ امن والوں میں ہو گا“۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ذِکر کیا ہے جس میں ”مَا تَاَخَّر“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

مترجم کی اضافہ کردہ روایات:

ان روایات میں مطلق مغفرت کا ذِکر بھی ہے اور اگلے اور پچھلے گُناہوں کی مغفرت کا۔ بہر دو صورت عوام الناس اور طلبۂ کرام کے استفادے کے لیے ہم ان روایات کو پیش کرتے ہیں۔ انہیں کنز العمال سے منتخب کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر۱: ”جس نے سورج نکلتے وقت ستر مرتبہ استغفار کیا اللہ اُس کے سات سو گُناہ بخش دے گا اور مسلمان دن رات میں سات سو گُناہ نہیں کرتا“[۳۵]۔

---

[۳۵] علاء الدین علی متقی ہندی (متوفیٰ ۹۷۵ھ)، کنز العمال، موٴسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبعہ خامسہ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء، برقم: ۲۰۹۹، ج۱، ص۴۸۱۔

حدیث نمبر ۲: "جس نے ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اپنے جنتی حور وقصور کو نہ دیکھ لے"[۳۶]۔

حدیث نمبر ۳: "جس نے ستر مرتبہ استغفار کیا اُس کے سات سو گُناہ بخش دیے جائیں گے"[۳۷]۔

حدیث نمبر ۴: "جس نے سورہ یٰس اللہ کی رضا کے لیے پڑھی اللہ اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دے گا، تم اسے اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھو"[۳۸]۔

حدیث نمبر ۵: "جس نے رات میں سورہ دخان پڑھی اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے"[۳۹]۔

حدیث نمبر ۶: "جس نے پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ اُس کے پچاس سال کے گُناہ بخش دے گا"[۴۰]۔

حدیث نمبر ۷: "جس نے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ اُس کے پچاس سال کے گُناہ بخش دے گا، جب تک چار کاموں سے بچے: قتل، غصب، فروج اور شراب"[۴۱]۔

---

۳۶ کنز العمال، برقم: ۲۱۰۴، ج ۱، ص ۴۸۱۔

۳۷ کنز العمال، برقم: ۲۱۰۵، ج ۱، ص ۴۸۱۔۴۸۲۔

۳۸ کنز العمال، برقم: ۲۶۲۹، ج ۱، ص ۵۸۰۔

۳۹ کنز العمال، برقم: ۲۶۳۳، ج ۱، ص ۵۸۱۔

۴۰ کنز العمال، برقم: ۲۶۵۹، ج ۱، ص ۵۸۵۔

حدیث نمبر ۸: "جس نے صبح یہ کہا: اَللّٰھُمَّ اِنَّآ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُکَ وَنُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلَائِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ بِاَنَّکَ اللّٰہُ لَا إِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ [۴۲]، اللہ اُس کے اُس دن کے گُناہ بخش دے گا اور اگر شام میں کہا تو اُس رات کے گُناہ بخش دے گا" [۴۳]۔

حدیث نمبر ۹: "بے شک اللہ تعالی کا ایک نوری سمندر ایسا بھی ہے جس کے گرد نوری فرشتے نوری پہاڑ پر ہیں، اُن کے ہاتھوں میں نور کی تختیاں ہیں اور یہ اُس سمندر کے گرد یہ تسبیح پڑھتے ہیں: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ، جس کسی نے اسے روزانہ، یا مہینہ میں، یا سال میں، یا زندگی میں ایک بار بھی پڑھا اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذروں کے برابر یا وہ شخص میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگا ہو" [۴۴]۔

=

۴۱ کنز العمال، بر قم: ۲۶۶۱، ج ۱، ص ۵۸۶۔

۴۲ ترجمہ: اے اللہ! ہم نے صبح اس حال میں کی کہ تجھے، تیرے عرش اُٹھانے والے، تیرے فرشتے اور تمام مخلوق کو گواہ کیا کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

۴۳ کنز العمال، بر قم: ۳۴۹۲، ج ۲، ص ۱۳۸۔

۴۴ کنز العمال، بر قم: ۳۸۴۰، ج ۲، ص ۲۱۸۔۲۱۹۔

حدیث نمبر ۱۰: ”جس نے ہر روز تین مرتبہ یہ پڑھا: صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلٰى آدَمَ، اللہ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اگر سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں، اور وہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی رفاقت میں ہو گا“[۴۵]۔

حدیث نمبر ۱۱: عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: (لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ)، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عثمان تم نے مجھ سے جو پوچھا ہے وہ پہلے کسی نے نہیں پوچھا، مَقَالِيْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، یہ کہنا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اے عثمان! جن نے ان کلمات کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا اُسے دس چیزیں ملیں گی، پہلی یہ کہ اُس کے پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے، دوسری یہ کہ اُس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جائے گی، تیسری یہ کہ اُس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اُس کی آفات و مشکلات سے حفاظت کرتے ہیں، چوتھی یہ کہ ایک قنطار اجر دیا جائے گا، پانچویں یہ کہ اُسے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر دیا جائے گا، چھٹی یہ کہ اُس کے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھنے والے کے برابر اجر ہو گا، ساتویں یہ کہ اُس کے

---

[۴۵] کنز العمال، برقم: ۳۸۷۱، ج ۲، ص ۲۲۶۔

لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، آٹھویں یہ کہ اُس کا نکاح حورِ عین سے کرایا جائے گا، نویں یہ کہ اُس کے سر پر تاجِ عزت پہنایا جائے گا اور دسویں یہ کہ اُس کی شفاعت گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جائے گی، اے عثمان اگر تم سے یہ ہو سکے تو اسے کسی دن بھی چھوڑنا نہیں، تم کامیاب ہو جاوگے اور اپنے اگلوں اور پچھلوں پر سبقت لے جاوگے[۴۶]۔

حدیث نمبر ۱۲: "جس نے صبح اس حال میں کی کہ اُس کا ارادہ تقویٰ اختیار کرنے تھا، پھر اس دوران کوئی گُناہ کر بیٹھے تو اللہ اُسے بخش دے گا"[۴۷]۔

حدیث نمبر ۱۳: "جو اللہ کے خوف سے روئے، اللہ اُسے بخش دیتا ہے"[۴۸]۔

حدیث نمبر ۱۴: "جب اللہ تعالیٰ بندے کو کوئی نعمت دے اور اُس پر وہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اُسے نے نعمت کا شکر ادا کر دیا، پس اگر دوسری بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اللہ دوبارہ اسے ثواب عطا کرتا ہے، پھر اگر تیسری بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اللہ اس کے گُناہ بخش دیتا ہے"[۴۹]۔

حدیث نمبر ۱۵: "بندہ ہرگز شرک سے زیادہ کسی مصیبت میں اور نہ شرک کے بعد

---

۴۶ کنز العمال، برقم: ۴۵۸۲، ج ۲، ص ۴۹۲۔۴۹۳۔

۴۷ کنز العمال، برقم: ۵۶۲۷، ج ۳، ص ۸۹۔

۴۸ کنز العمال، برقم: ۵۹۱۲، ج ۳، ص ۱۴۸۔

۴۹ کنز العمال، برقم: ۶۴۰۷، ج ۳، ص ۲۵۳۔

بینائی جانے سے بڑی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوتا، پس جو بندہ بینائی جانے پر صبر کرے اللہ اُسے بخش دے گا"[۵۰]۔

حدیث نمبر۱۶: "کوئی مسلمان مرد اور مسلمان عورت بیمار نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس بیماری کو اُس کے گذشتہ گُناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے"[۵۱]۔

حدیث نمبر۱۷: "جس مسلمان کو کوئی بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گذشتہ گُناہوں کو بخش دیتا ہے اور اُس کے لیے اُس عمل کا اجر لکھتا ہے جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا"[۵۲]۔

حدیث نمبر۱۸: "بے شک بندہ گُناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر جب اُسے یاد کرتا ہے تو غمگین ہو جاتا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ اُسے غمگین دیکھتا ہے تو اُسے کے گُناہ کو بنا نماز وروزہ کے بخش دیتا ہے، اس سے پہلے کہ بندہ اُسے گُناہ کے کفارہ کے لیے کچھ کرے[۵۳]۔

حدیث نمبر۱۹: "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گُناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوتا ہے اور حجِ مبرور[۵۴] کی جزاء جنت ہی ہے"[۵۵]۔

---

[۵۰] کنز العمال، بر قم: ۶۵۲۶، ج۳، ص۲۷۶۔

[۵۱] کنز العمال، بر قم: ۶۶۷۸، ج۳، ص۳۰۶۔

[۵۲] کنز العمال، بر قم: ۶۷۲۹، ج۳، ص۳۱۶۔

[۵۳] کنز العمال، بر قم: ۱۰۱۹۰، ج۴، ص۲۱۰۔

[۵۴] سنن ابوداود، کتاب اللباس، بر قم: ۴۰۲۳۔

حدیث نمبر ۲۰: "آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گُناہوں کا کفارہ ہے"[۵۶]۔

حدیث نمبر ۲۱: "قتلِ صبر کسی گُناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے"[۵۷]۔

حدیث نمبر ۲۲: "اللہ عزوجل نے اُس شخص کے اگلے اور پچھلے گُناہوں کو بخش دیا تھا جس نے راستے میں پڑی ایک خار دار ٹہنی کو ہٹا تھا"[۵۸]۔

---

۵۵ کنز العمال، بر قم: ۱۲۲۹۳، ج ۵، ص ۱۱۴۔

۵۶ کنز العمال، بر قم: ۱۳۳۶۹، ج ۵، ص ۳۸۹۔ و کشف الاستار، بر قم: ۱۵۴۴، ج ۲، ص ۲۱۳۔

شہیدِ صبر کی تعریف: وہ مسلمان سُنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سُولی دی، پھانسی دی کہ یہ بوجہِ اَسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف شہیدِ جہاد کہ مارتا مرتا ہے، اس کی بیکسی و بیدست پائی زیادہ باعثِ رحمتِ الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علامہ مناوی نے "تیسیر" (ج ۲، ص ۱۹۳) میں فرمایا: اس کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ اگرچہ مقتول گنہگار ہو اور بغیر توبہ مر جائے۔ پس اس میں خارجیوں اور معتزلہ کا رد ہے اھ۔

امام احمد رضا حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ میں نے اس کے حاشیہ پر لکھا کہ جس کی عبارت یہ ہے: "میں کہتا ہوں: بلکہ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی محمل نہیں اس لیے کہ اگر مقتول گنہگار نہ ہو تو پھر قتل کا گناہ پر گزر نہ ہو گا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو پھر بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۴۶۹۔ ۴۷۲)

۵۷ کنز العمال، بر قم: ۱۳۳۷۰، ج ۵، ص ۳۸۹۔ کشف الاستار، بر قم: ۱۵۴۵، ج ۲، ص ۲۱۴۔

حدیث نمبر ۲۳: ”ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں ایک خار دار ٹہنی ملی، اُس نے اُسے ہٹا دیا، اللہ نے اس کے بدلے اُسے بخش دیا“[۵۹]۔

حدیث نمبر ۲۴: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا، اللہ اُسے بخش دے گا“[۶۰]۔

حدیث نمبر ۲۵: ”جس نے محتاج کی مدد کی اللہ اُس کے لیے تہتر مغفرتیں فرمائے گا، ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے اعلیٰ درجات میں، اور جس نے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ، کہا، اللہ اُس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھے گا“[۶۱]۔

حدیث نمبر ۲۶: ”رسول اللہ ﷺ جس مجلس سے اُٹھتے اس کے بعد یہ پڑھتے: ”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ“، پھر فرماتے: جو مجلس سے اُٹھتے وقت یہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اُس مجلس میں ہونے والے اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے“[۶۲]۔

=

[۵۸] کنز العمال، برقم: ۱۶۳۵۱، ج۶، ص۴۲۰۔

[۵۹] کنز العمال، برقم: ۱۶۳۵۲، ج۶، ص۴۲۰۔

[۶۰] کنز العمال، برقم: ۱۶۳۷۶، ج۶، ص۴۲۴۔

[۶۱] کنز العمال، برقم: ۱۶۴۷۱، ج۶، ص۴۴۶۔

[۶۲] کنز العمال، برقم: ۱۸۴۷۹، ج۷، ص۱۵۳۔

حدیث نمبر ۲۷: "جو پانچوں نمازیں ایمان اور ثواب کے لیے پڑھے اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"[۶۳]۔

حدیث نمبر ۲۸: "جو پانچوں نمازوں کے لیے ایمان اور ثواب کے لیے اذان دے اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دیے جاتے ہیں"[۶۴]۔

حدیث نمبر ۲۹: "جب اللہ کسی مسلمان کی روح رات میں لوٹائے (بیدار کر دے) پس وہ اُس کی تسبیح و حمد بجالائے اور استغفار کرے، اللہ اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دے گا، اور اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے، ذِکر کرے، استغفار کرے اور دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے"[۶۵]۔

حدیث نمبر ۳۰: "جو ایمان اور ثواب کے لیے اعتکاف کرے اللہ اُسے کے گذشتہ گُناہ بخش دے گا"[۶۶]۔

حدیث نمبر ۳۱: "اے سلمان! جس مسلمان کے پاس اُس کا مسلمان بھائی آئے، پھر وہ اُس کے اکرام و تعظیم میں تکیہ پیش کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے"[۶۷]۔

---

[۶۳] کنز العمال، بر قم: ۱۹۰۴۱، ج۷، ص ۳۱۳۔

[۶۴] کنز العمال، بر قم: ۲۰۹۰۶، ج۷، ص ۶۸۳۔ ۶۸۴۔

[۶۵] کنز العمال، بر قم: ۲۱۳۸۴، ج۷، ص ۷۸۱۔

[۶۶] کنز العمال، بر قم: ۲۴۰۰۷، ج۸، ص ۵۳۰۔

[۶۷] کنز العمال، بر قم: ۲۵۴۹۳، ج۹، ص ۱۵۵۔

حدیث نمبر ۳۲: ”جس مسلمان کے پاس اُس کا مسلمان بھائی آئے، پھر وہ اُس کے اکرام و تعظیم میں تکیہ پیش کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے“[۶۸]۔

حدیث نمبر ۳۳: ”جو علم حاصل کرے تو یہ اُس کے گذشتہ گناہوں کے لیے کفارہ ہو گا“[۶۹]۔

حدیث نمبر ۳۴: ”جس نے علم کا ایک حرف سیکھا اللہ اُسے بخش دے گا، جس نے اللہ کے لیے کسی سے دوستی کی اللہ اُسے بخش دے گا، جو باوضو سوئے اللہ اُسے بخش دے گا، جو اپنے بھائی کی طرف (محبت سے) دیکھے اللہ اُسے بخش دے گا اور جو کوئی کام شروع کرے اور بسم اللہ پڑھے، اللہ اُسے بخش دے گا“[۷۰]۔

حدیث نمبر ۳۵: ”امیر المؤمنین مولیٰ علی سے امیر المؤمنین عثمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: چوتھے آسمان میں اُن کا نام ”ذو النورین“ ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ایک کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی کا نکاح ان سے کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسجد کی توسیع کے لیے ایک گھر خرید کر دے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان نے مسجد کی توسیع کے لیے گھر خرید کر دیا، ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بنی فلاں کا کھیت خرید کر مسلمانوں نے کے لیے صدقہ کرے

---

۶۸ کنز العمال، برقم: ۲۵۴۹۴، ج۹، ص ۱۵۵۔

۶۹ کنز العمال، برقم: ۲۸۷۰۰، ج ۱۰، ص ۱۳۹۔

۷۰ کنز العمال، برقم: ۲۸۸۵۴، ج ۱۰، ص ۱۶۴۔

گا، اللہ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان نے اُسے خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا تھا، ایک موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اس جیشِ عُسرت کو سامان فراہم کرے گا، اللہ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان نے اُنہیں سامان فراہم کیا حتی کہ ایک رسی بھی باقی نہیں چھوڑی"[1]۔

حدیث نمبر۳۶: "جو کسی مسلمان گھرانے کی ایک دن اور رات کفالت کرے اللہ تعالیٰ اُس کے گُناہوں کو بخش دیتا ہے"[2]۔

حدیث نمبر۳۷: "جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ جائے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے اور اُسے نیکوکار لکھ دیتا ہے"[3]۔

حدیث نمبر۳۸: "جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گُناہ بخش دیے جاتے ہیں، مگر حقوق العباد اور جو سمندر میں شہید ہو اس کے تمام گُناہ اور حقوق العباد سب بخش دیے جاتے ہیں[4]"[5]۔

---

[1] کنز العمال، برقم: ۳۶۲۴۹، ج۱۳، ص۶۰۔

[2] کنز العمال، برقم: ۴۳۰۴۷، ج۱۵، ص۷۷۵۔

[3] کنز العمال، برقم: ۴۵۴۸۷، ج۶، ص۴۶۸۔

[4] فتاویٰ رضویہ (ج۲۴، ص۴۶۸) میں ہے: "شہیدِ بحر: جو خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لیے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو، حدیثوں میں آیا کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دستِ قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے، جو اس پر تھے، اپنے ذمۂ کرم پر لیتا ہے"۔

حدیث نمبر ۳۹: ”جس کا سر راہِ خدا میں کچلا گیا اور اُس نے ثواب کی نیت کی تو اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے“[۷۶]۔

دعاءِ دل:

اللہ تعالیٰ مؤلفِ کتاب، مترجم، ناشر اور تمام قارئین پر اپنی رحمت ورضوان کی بارش برسائے، ہمارے گُناہوں سے درگزر فرمائے اور ہماری نیکیوں کو قبول فرما کر اپنی شایانِ شان اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

=

[۷۵] امام طبرانی، معجم کبیر، برقم: ۱۶۷۷، مکتبہ فیصلیہ بیروت، ج۸، ص ۲۰۱۔
سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۲۰۴۔
[۷۶] کنز العمال، برقم: ۱۰۴۹۰، ج۴، ص ۲۸۰۔

مصادر و مراجع

۱۔ القرآن الکریم مع کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن

۲۔ تذکرۃ المحدثین، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال، لاہور،

۳۔ حلیۃ الاولیاء، امام ابو نعیم

۴۔ سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

۵۔ سنن ابوداود، امام ابوداود سلیمان بن اشعث

۶۔ شعب الایمان، امام بیہقی

۷۔ صحیح ابن حبان

۸۔ صحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری

۹۔ صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری، قدیمی کتب خانہ کراچی

۱۰۔ فتاویٰ رضویہ، امام احمد رضاخان، رضافاؤنڈیشن لاہور

۱۱۔ کشف الخفاء، عجلونی

۱۲۔ کنزالعمال، علاءالدین علی متقی ہندی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء۔

۱۳۔ المستدرک للحاکم، المکتب الاسلامی بیروت

۱۴۔ مسند ابی عوانہ

۱۵۔ مسند ابی یعلیٰ

۱۶۔ مسند احمد بن حنبل، داراحیاء التراث العربی بیروت

۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۸۔ معجم البلدان

۱۹۔ المعجم الکبیر، امام طبرانی۔

۲۰۔ المعجم الاوسط، امام طبرانی